اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

دار الامان قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
بیرون ہند سالانہ

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ اکتوبر ۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو اس وقت حرارت کی شکایت ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا کریں ؞

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے ۔ الحمد للہ ؞

سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سیکرٹری مجلس ناصرات الاحمدیہ مطلع فرماتی ہیں ۔ کہ ۲۶ اکتوبر ساڑھے آٹھ بجے صبح نصرت گرلز ہائی اسکول میں مجلس ناصرات الاحمدیہ کا ماہوار جلسہ ہوگا ۔ تمام احمدی بہنوں سے عموماً ۔ اور ممبرات مجلس سے خصوصاً استدعا ہے ۔ کہ وقت مقررہ پر جلسہ میں شامل ہوں ؞

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ۔ ایم ۔ اے ناظر اعلیٰ ۲۴ ۔ ۲۵ اکتوبر دو دن کی رخصت پر ہیں ۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو قائم مقام ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا ؞

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں ۔ دعائے صحت کی جائے ؞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامل اور زندہ خدا وہ ہے ۔ جو اپنے وجود کا آپ پتہ دے

"یقیناً سمجھ لو ۔ کہ کامل علم کا ذریعہ خدا تعالیٰ کا الہام ہے ۔ جو خدا تعالیٰ کے پاک نبیوں کو ملا پھر بعد اس کے اس خدا نے جو دریائے فیض ہے ۔ یہ ہرگز نہ چاہا ۔ کہ آئندہ اس الہام کو مہر لگا دے ۔ اور اس طرح پر دُنیا کو تباہ کرے ۔ بلکہ اس کے الہام اور مکالمے اور مخاطبے کے ہمیشہ دروازے کُھلے ہیں ۔ ہاں اُن کو اُن کی راہوں سے ڈھونڈو ۔ تب وہ آسانی سے تمہیں ملیں گے ۔ وہ زندگی کا پانی آسمان سے آیا ۔ اور مناسب مقام پر ٹھہرا ۔ اب تمہیں کیا کرنا چاہیئے ۔ تا تم اس پانی کو پی سکو ۔ یہی کرنا چاہیئے ۔ کہ افتاں و خیزاں اس چشمہ تک پہونچو ۔ پھر اپنا مونہہ اس چشمہ کے آگے رکھدو ۔ تا اس زندگی کے پانی سے سیراب ہو جاؤ ۔ انسان کی تمام سعادت اسی میں ہے ۔ کہ جہاں روشنی کا پتہ ملے ۔ اسی طرف دوڑے ۔ اور جہاں اس گم گشتہ دوست کا نشان پیدا ہو ۔ اسی راہ کو اختیار کرے ۔ دیکھتے ہو ۔ کہ ہمیشہ آسمان سے روشنی اترتی ۔ اور زمین پر پڑتی ہے ۔ اسی طرح ہدایت کا سچا نور آسمان سے ہی اُترتا ہے ۔ انسان کی اپنی ہی باتیں اور اپنی ہی اٹکلیں سچا گیان اس کو نہیں بخش سکتیں ۔ کیا تم خدا کو بغیر خدا کی تجلی کے پا سکتے ہو ۔ کیا تم بغیر اس آسمانی روشنی کے اندھیرے میں دیکھ سکتے ہو ۔ اگر دیکھ سکتے ہو ۔ تو شائد اس جگہ بھی دیکھ لو ۔ مگر ہماری آنکھیں گو بینا ہوں ۔ تاہم آسمانی روشنی کی محتاج ہیں ۔ اور ہمارے کان گو شنوا ہوں ۔ تاہم اس ہوا کے حاجتمند ہیں ۔ جو خدا کی طرف سے چلتی ہے ۔ وہ خدا سچا خدا نہیں ہے ۔ جو خاموش ہے ۔ اور سارا مدار ہی ہماری اٹکلوں پر ہے ۔ بلکہ کامل اور زندہ خدا وہی ہے جو اپنے وجود کا آپ پتہ دیتا رہا ہے ۔ اور اب بھی اس نے یہی چاہا ہے ۔ کہ آپ اپنے وجود کا پتہ دیوے ۔ آسمانی کھڑکیاں کُھلنے کو ہیں ۔ عنقریب صبح صادق ہونے والی ہے ۔ مبارک وہ جو اُٹھ بیٹھیں ۔ اور اب سچے خدا کو ڈھونڈیں ۔ وہی خدا جس پر کوئی گردش ۔ اور مصیبت نہیں آتی ۔ جس کے جلال کی چمک پر کبھی حادثہ نہیں پڑتا ۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔ اللّٰہ نور السمٰوات والارض ۔ یعنی خدا ہی ہے ۔ جو ہر دم آسمان کا نور اور زمین کا نور ہے ۔ اسی سے ہر ایک جگہ روشنی پڑتی ہے ۔ آفتاب کا وہی آفتاب ہے ۔ زمین کے تمام جانداروں کی وہی جان ہے ۔ سچا اور زندہ خدا وہی ہے ۔ مبارک وہ جو اس کو قبول کرے ؞"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کی تقریب سعید پر

روزنامہ الفضل کا

سلور جوبلی نمبر

دسمبر ۱۹۳۹ء میں

بزرگان و علمائے سلسلہ کے قیمتی مضامین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شعراء کا کلام

مع حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور بعض دیگر فوٹو ہوگا

مخلصین جماعت احمدیہ کو ابھی سے اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے کوشش کرنی چاہیئے ۔ ہر جماعت کے کارکنوں کو نہ صرف اپنی جماعت کے مردوں ۔ عورتوں اور بچوں کی تعداد کے مطابق بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ پرچوں کی خریداری کا انتظام کرنا چاہیئے تاکہ نہ صرف ہر احمدی اس پرچہ سے مستفید ہو بلکہ دوسروں کو بھی بطور تحفہ دیا جاسکے اشتہار دینے والے اصحاب ابھی سے اشتہارات کیلئے جگہ ریزرو کروالیں کیونکہ اشتہارات کیلئے بہت تھوڑے صفحات ہونگے

مینیجر الفضل قادیان

فروخت اراضی و مکانات

ہمارے پاس مختلف محلہ جات میں قابل فروخت ٹکڑہ ہائے زمین موجود ہیں ۔ مثلاً باب الانوار ۔ دارالانوار ۔ متصل کوٹھی مبارک اسمٰعیل صاحب ۔ دارالبرکات دارالفضل ۔ دارالسعت ۔ دارالعلوم ۔ دارالفضل ۔

ان ٹکڑوں کے علاوہ دارالشکر جنوبی میں بھی چند قطعات باقی ہیں ۔ ان کی قیمت ۵۰/- فی کنال ہے ۔ خواہشمند احباب کے لئے نادر موقعہ ہے ۔

بعض محلوں میں مکانات بھی قابل فروخت موجود ہیں ۔ خط و کتابت سے فیصلہ ہوسکتا ہے ۔

مینیجر جنرل سروس کمپنی

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو اس کو اٹھرا کہتے ہیں ۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے ۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصول ڈاک لیا جائیگا ۔ عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کالی کھانسی کی دوا

ایک صوفی مشرب درویش کا عطیہ کالی کھانسی (ہوپنگ کف) کی لاثانی دوا مہینوں کی تکلیف تین دن کی دوا سے بفضل خدا دور ہوجاتی ہے ۔ یہ ایک موسمی بوٹی کی خاک ہے ۔ جو بمشکل میسر آتی ہے ۔ یہ دوا دیگر نباتات و معدنیات کی ملونی سے پاک ہے ابتدائی حالت میں دق کی کھانسی کو بھی مدد دیتی ہے ۔ قیمت صرف ایک روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار ۔ خواہش مند احباب تھوک دوا خرید کر اپنے علاقے میں کمیشن پر فروخت کرسکتے ہیں ۔

ملنے کا پتہ :۔ ہدایت النساء ۲۳ جواہر حسین فرسٹ سٹریٹ رائے پیٹ پوسٹ آفس مدراس

غیر احمدی کو تحفہ

اگر آپ دینا چاہیں تو ایک کتاب "قبول سعید" منگوا لیجئے ۔ تبلیغ کے واسطے اس سے زیادہ دلچسپ کتاب آپ کی نظر سے ہرگز نہ گذری ہوگی ۔ قیمت تین روپیہ کے بجائے ۸ ۔ تھوڑی سی باقی ہیں ۔ اس لئے آج ہی ایگلن کا لج ایگلن روڈ دہلی سے منگوائیے ۔

ضرورت رشتہ

ایک مخلص اور شریف کئے زئی نوجوان بعمر ۲۸ سال کے لئے رشتہ درکار ہے وہ محکمہ نہر میں ٹھیکیداری کا کام کرتے ہیں ۔ ایف ۔ پاس ۔ اچھی صحت کے نوجوان ہیں شرعی ضرورت کی بناء پر دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں کنواری تعلیم یافتہ قبول صورت و سیرت ہو ۔ قوم کی شرط نہیں ۔ خط و کتابت بنام غلام مرتضیٰ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جھنگ گھمیانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان کی خبریں

لنڈن ۲۳- اکتوبر وزارت فضائی نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج سکاٹ لینڈ کے جنوب مشرق میں دشمن کے طیاروں نے بم باری کی۔ لیکن ان میں سے ایک کو گرا لیا گیا۔ گذشتہ ہفتہ میں دشمن کے ۱۷ بمبار طیارے گرائے جا چکے ہیں۔ ہمارے تین آدمی ہلاک یا مجروح ہوئے اور دو جہازوں کو خفیف سا نقصان پہنچا۔

لنڈن ۲۳- اکتوبر دارالامراء میں لبرل اور لیبر ممبروں کا ایک اجلاس ۲۵- اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ جس میں مولانا حسرت موہانی اور مسٹر کرشنا مسلم لیگ اور انڈیا لیگ کے نظریوں کی وضاحت کریں گے۔

برطانیہ کی مشہور آب دوز جسے غرق ہوئے کئی ہفتے گذر چکے ہیں مسلسل کوششوں کے نتیجہ میں سطح سمندر پر ترالی گئی ہے۔

آج ملک معظم نے برطانوی افواج کے فیلڈ مارشل کی حیثیت سے ملیشیا کے مراکز کا معائنہ کیا۔ آپ فوجی وردی میں ملبوس تھے۔ آپ تمام بارکوں میں پھرتے رہے۔

فرنچ گورنمنٹ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گذشتہ شب مغربی محاذ پر بالکل سکون رہا۔ البتہ جرمن توپیں گولہ باری کرتی رہیں۔ دونو فوجیں گشت میں مصروف ہیں۔ جرمن قیدیوں کا بیان ہے۔ کہ ان کی فوجوں میں خوراک کی قلت محسوس ہو رہی ہے۔

جرمنی کی خبریں

پیرس ۲۳- اکتوبر جرمن قیدی سپاہیوں کا بیان ہے۔ کہ جرمن افواج کو گرم کپڑے مہیا نہیں کئے جاتے۔ اس لئے ان میں سخت بددلی پھیلی ہوئی ہے۔

لنڈن ۲۳- اکتوبر جرمنی کے وزیر پروپیگنڈا نے اعلان کیا۔ کہ جہاز ایتھنیا کو دراصل تین برطانوی تباہ کن جہازوں نے غرق کیا تھا۔ حالانکہ اس واقعہ کے روز اس نے کہا تھا۔ کہ یہ ایک برطانوی سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہوا ہے۔ اس جہاز کے بچے ہوئے مسافروں کا بیان ہے۔ کہ اسے یقینی طور پر ایک جرمن آبدوز نے غرق کیا تھا۔

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ!

میکسیکو ۲۳- اکتوبر جرمنی کا تیل لے جانے والا ایک جہاز (ٹینکر) میکسیکو کی ایک بندرگاہ سے تیل کے بیس ہزار ٹن لے کر یورپ روانہ ہو گیا ہے۔ جہاز کے افسروں کا بیان تھا۔ کہ وہ سویڈن جائے گا۔ مگر خیال یہ ہے۔ کہ وہ یورپ جانے کے بجائے بحیرہ کیریبین میں رہیگا اور ان جرمن جہازوں کے لئے تیل مہیا کریگا جو اس سمندر میں گھوم رہے ہیں۔

جرمنی کے فوج کے بہت سے افسر اس وجہ سے معزول کر دیئے گئے ہیں کہ وہ ملوکیت کے قیام کی کوشش کر رہے تھے۔ ایک سازش پکڑی گئی ہے جس میں جنرل سٹاف کا ایک اعلےٰ افسر بھی شریک ہے۔

لنڈن ۲۳- اکتوبر آج بحیرہ شمالی میں جرمن آب دوزوں نے تارپیڈو مار کر دو برطانوی جہاز غرق کر دیئے۔ جہازیوں کو بچا لیا گیا۔ یہ بھی خیال ہے۔ کہ وہ کسی سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گئے ہیں۔

حکومت جرمنی نے تمام شمالی ممالک کے جہازوں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ آئندہ کیل میں سے گذرا کریں۔ تا ان کی تلاشی وغیرہ لینے میں آسانی ہو۔

ایک برطانوی نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ ہٹلر نے تمام صوبجاتی گورنروں اور نازی لیڈروں کی ایک کانفرنس طلب کی ہے۔ وہ ان کی آراء سے ذاتی طور پر آگاہ ہونا چاہتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ عنقریب کوئی اہم فیصلہ کرنے والا ہے۔

پیرس ۲۳- اکتوبر۔ محاذ جنگ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ رائن اور اس کے معاون تمام دریاؤں میں زبردست طغیانی آئی ہوئی ہے۔ پانی کناروں سے نکل کر خوفناک تباہی مچا رہا ہے۔ اسوقت فرانسیسیوں کے نئے مورچے بہت مفید ثابت ہو رہے ہیں سیگفرڈ لائن کے جرمن مورچوں میں پانی بھر جانے کا خطرہ ہے۔

لنڈن ۲۳- اکتوبر فوجی ماہرین کا خیال ہے۔ کہ پٹرول کی قلت جرمنی کے لئے بے حد مشکلات کا موجب ہوگی۔ جنگ کے دوران میں اسے سالانہ ۳۵۰۰۰۰۰ ٹن پٹرول درکار ہے اور اس کی اپنی پیداوار کے علاوہ اگر روس اپنا سارا پٹرول بھی اسے دیدے تو کام نہیں چل سکتا۔

برلن ۲۳- اکتوبر جرمنی کا اندرونی کاروبار جنگ کے باعث سخت ابتر ہو رہا ہے۔ مزدوروں کی تعداد کم ہوتی جا رہی اور کام بڑھتا جا رہا ہے ویسٹ فیلیا کی کانوں میں کام کرنے والے پندرہ ہزار مزدوروں نے کام چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ کام زیادہ اور خوراک کم ملتی ہے حالات کو قابو میں رکھنے کے لئے فوجی دستے وہاں پہنچ گئے ہیں۔

روس کی خبریں

ماسکو ۲۳- اکتوبر سوویٹ گورنمنٹ نے ۱۹۳۶ء میں جاسوسی کے الزام میں تین سو جرمن گرفتار کر لئے گئے تھے جنہیں اب رہا کر دیا گیا ہے۔ اور وہ عنقریب جرمنی واپس آ جائیں گے۔

پیرس ۲۳- اکتوبر روسی اخبارات نے لکھا ہے کہ سٹالن نے اس جنگ میں ہٹلر کی امداد کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ جرمنی نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ اپنے دو ہزار جنگی ہوائی جہازوں سے اس کی امداد کرے۔ مگر سٹالن نے کہا۔ کہ وہ اس جنگ سے بالکل علیحدہ رہنا چاہتا ہے۔

لنڈن ۲۳- اکتوبر پولینڈ کا جو حصہ روس کے حصہ میں آیا ہے۔ اس میں رائے شماری کے ذریعہ معلوم کیا جا رہا ہے۔ کہ کیا اس علاقہ کے لوگ روسی حکومت کو پسند کرتے ہیں۔ پولینڈ کی جو حکومت فرانس میں قائم ہے۔ اس نے اس پر احتجاج کیا ہے اور مختلف ممالک کو یادداشتیں بھیجی ہیں۔ کہ یہ رائے شماری انٹرنیشنل قانون کے خلاف ہے

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ ۲۳- اکتوبر مسٹر بوس نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر کانگرسی وزارتیں اکٹھی مستعفی ہوں تو حکومت پر اس کا اثر بہت زیادہ پڑے گا۔ ہمیں پتہ نہیں کہ کانگرس کا آئندہ قدم کیا ہوگا اگر وہ فارورڈ بلاک کی امداد کی خواہاں ہے تو پہلے اپنے پروگرام کا اعلان کرے۔ انتظار کرو اور دیکھو کی پالیسی ہمارے نزدیک قابل قبول نہیں۔ اگر ورکنگ کمیٹی اتحاد چاہتی ہے۔ تو تبدیلی دل کا ثبوت دے۔

دہلی ۲۳- اکتوبر معلوم ہوا ہے۔ کہ وزارتوں کے مستعفی ہونے کی تجویز پنڈت نہرو صاحب کی تھی۔ اور اس میں گاندھی جی نے ان کے آگے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اگر وہ اپنے ذاتی فیصلہ پر قائم رہتے تو فیصلہ اور کچھ ہوتا۔

لاہور ۲۳- اکتوبر حکومت پنجاب نے بھی ہوائی حملوں سے حفاظت کی تدابیر کی ٹریننگ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ لاہور میں بلیک آوٹ کے تجربہ کے انتظامات بھی ہو رہے ہیں۔

کلکتہ ۲۳- اکتوبر بنگال کے وزیر اعظم مسٹر فضل الحق صاحب نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا ہے۔ کہ وائسرائے کے اعلان میں کوئی ایسی بات نہ تھی جس سے کانگرس اسقدر برافروختہ ہوتی۔ اس میں سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ ایک حق بات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اگر کانگرس کا دباؤ کام کرتا وہ اقلیتوں کے سوال کو نظر انداز کر دیتے۔ تو یہ ایسی غداری ہوتی جو آجتک کسی حکمران قوم نے نہیں کی۔ آپ نے کہا۔ بنگال کے وزیر خزانہ نے جو اعلان شائع کیا ہے۔ اس سے میری حکومت یا میری ذات کو کوئی واسطہ نہیں۔

دہلی ۲۳- اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ اغلباً وائسرائے ہند ۲۶- اکتوبر کو ایک اور بیان شائع کریں گے۔ اسی روز لیبر پارٹی کی تحریک پر دارالعوام میں ہندوستان کے موضوع پر بحث ہوگی۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے بھی وائسرائے کے بیان کی وضاحت کیلئے ایک بیان شائع کیا جائے گا۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۲۳- اکتوبر گذشتہ شب دسہرہ کے جلوس کے موقع پر ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا۔ ایک آدمی ہلاک اور آٹھ زخمی ہوئے چھ کانسٹیبل بھی مجروح ہوئے نصف شب تک تمام حالات پر قابو پا لیا گیا۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم معہ وزیر خزانہ بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچ گئے ہیں۔

لکھنؤ ۲۳- یو۔پی گورنمنٹ نے اخبار ہمدم و ہمدم پریس سے دو دو ہزار کی ضمانت طلب کر لی گئی ہے۔ جسے ۲۶- اکتوبر تک جمع کرانے کا حکم دیا گیا ہے ضمانت کی بناء پر تبصرہ ایجی ٹیشن اور خاکسار تحریک کے متعلق گورنمنٹ کے رویہ پر نکتہ چینی پر مشتمل بعض مضامین ہیں۔

بمبئی ۲۳ اکتوبر۔ بمبئی گورنمنٹ کے ہوم منسٹر نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرس نے جنگ میں برطانیہ کا ساتھ دینے کی پوری پوری کوشش کی ہے مگر برطانیہ نے مدد لینے سے انکار کر دیا

الہ آباد ۲۳ اکتوبر۔ کانگرسی صوبوں کی اسمبلیوں کے صدر صاحبان کو اپنے عہدوں پر قائم رہنے کا جو حکم دیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کانگرس اسمبلیوں میں زبردست جنگ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ برطانوی حکومت ایک ہفتہ کے اندر اندر کانگرس کے قریب پہنچنے کی کوشش کرے گی۔

متفرق خبریں

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ آج گورنر پنجاب نے گورنمنٹ کالج میں فضل حسین میموریل لائبریری کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ سر فضل حسین ایک زبردست ماہر تعلیم تھے۔ اور پبلک کے بہت بڑے خادم اور خوش خلق تھے۔ وہ اپنے ملک۔ صوبہ۔ اور قوم کے لئے ہمیشہ سرگرم اور مستعد رہتے تھے۔ کسی مسئلہ کے متعلق کبھی جلدبازی میں کوئی رائے قائم نہ کرتے تھے۔ غریبوں اور پس افتادہ لوگوں کے بے حد ہمدرد تھے۔ اپنی زندگی کے آخری دور میں بھی اپنے فرائض بخوبی سرانجام دیتے رہے۔ اس کمیٹی کے صدر سر شہاب الدین تھے۔ آپ نے کہا کہ سر موصوف نے ایک معمولی درجہ سے اعلیٰ مقام حاصل کیا تھا۔ یہ عمارت تین منزلوں اور دو زیر زمین سٹوروں پر مشتمل ہوگی اوپر کی منزل میں کتابیں رکھی جائیں گی ریڈنگ روم میں سر موصوف کی تصویر آویزاں ہوگی۔

نیویارک ۲۳ اکتوبر۔ امریکہ کے صدر مسٹر ہوور نے ایک براڈکاسٹ تقریر میں کہا ہے کہ ل غیر جانبداری کا حشر خواہ کچھ ہو۔ امریکہ بم۔ زہریلی گیس اور آبدوزیں کسی کے پاس فروخت نہیں کرے گا۔ بمباری اور زہریلی گیس کے

استعمال کے یہ معنے ہیں کہ دنیا پھر دور جہالت کی طرف لوٹ گئی ہے۔

انقرہ ۲۳ اکتوبر۔ اتحادیوں کے ساتھ ترکی کے معاہدہ پر دستخط ہوتے کے وقت ترکی کے پریذیڈنٹ نے فرانس کے پریذیڈنٹ کو دوستی اور ہمدردی کا پیغام ارسال کیا۔

استنبول ۲۳ اکتوبر۔ برطانیہ کے ساتھ ترکی کا ایک معاہدہ عنقریب طے ہونے والا ہے۔ جس کے رو سے ترکی کو چھ کروڑ پونڈ قرضہ دیا جائے گا۔ برطانیہ نے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ آئندہ ترکی کا زیادہ مال خریدا کرے گا۔

استنبول ۲۳ اکتوبر۔ آج برطانیہ و فرانس کے جرنیلوں نے عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکی سے ملاقات کی۔ ملاقات کے وقت ترکی کے وزیر خارجہ بھی موجود تھے

فیروزپور ۲۳ اکتوبر۔ ایک ڈیزل کار لدھیانہ سے فیروزپور آرہی تھی۔ کہ اچانک اس میں آگ لگ گئی۔ کمرہ دھوئیں سے بھر گیا۔ ڈرائیور نے کار کو یکدم روک لیا۔ اور سب مسافروں نے باہر چھلانگیں لگا دیں۔

ناگپور ۲۳ اکتوبر۔ معلوم ہؤا ہے کہ سی پی کی وزارت ٹیننسی بل پاس کرنے کے بعد مستعفی ہوگی۔

واردھا ۲۳ اکتوبر۔ اب کانگرس ورکنگ کمیٹی گاندھی جی کے مشورہ سے اس سوال کا فیصلہ کرنے والی ہے۔ کہ مستعفی ہونے کے بعد آئندہ کیا ہوگا خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جمعرات تک آخری فیصلہ ہو جائے گا۔

دہلی ۲۳ اکتوبر۔ سرکاری حلقوں میں افواہ ہے کہ کانگرس سے مصالحت کا تا حال امکان ہے۔ وائسرائے ہند عنقریب گاندھی جی کو ملاقات کے لئے بلا رہے ہیں۔

ٹوکیو ۲۳ اکتوبر۔ جاپان کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنوبی ایشیا میں جاپان کی پالیسی اشتراکیت کے خلاف ہے۔ مگر وہ روس کے ساتھ بھی اپنے تعلقات قائم رکھے گا۔ اور اس سے اشتراکیت کی مخالفت یا موافقت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ منگولیا کی سرحد کے بارہ میں جو گفت و شنید ان دونو حکومتوں میں ہو رہی تھی۔ وہ ناکام نہیں ہوئی۔

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ کل پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں کانگرس پارٹی ایک تحریک التوا اس غرض سے پیش کرے گی۔ کہ وائسرائے کے اعلان سے صوبجاتی خود مختاری اور مرکز پر جو اثر پڑا ہے۔ اس پر بحث کی جائے۔

آل انڈیا مجلس احرار کے دوسرے ڈکٹیٹر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو کل ان کے مکان پر گرفتار کر لیا گیا یہ گرفتاری ایک تقریر کی بناء پر ہوئی ہے۔ جو قریباً ایک ماہ قبل ملتان میں کی گئی تھی مقدمہ کی سماعت ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ملتان میں ہی ہوگی۔

دہلی ۲۳ اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سالانہ اجلاس ۱۹۴۰ء کے مارچ میں منعقد کیا جائے۔ پہلے ایام کرسمس میں بمقام لاہور اس کے انعقاد کی تجویز تھی۔

انگورا ۲۳ اکتوبر۔ ترکی اور اتحادیوں میں سمجھوتہ کے بعد اب اس امر کا امکان بہت بڑھ گیا ہے۔ کہ اٹلی بھی اتحادیوں کے ساتھ معاہدہ کرے گا۔

سلہٹ ۲۳ اکتوبر۔ شیلانگ کی خبر ہے کہ کل وہاں دسہرہ کے جلوس پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس میں قریباً دو درجن اشخاص زخمی ہوئے۔ تفصیل کا علم نہیں ہو سکا۔

بنوں ۲۳ اکتوبر۔ مشہور شورش انگیز گل نواز کا دست راست سردر جان آج گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ اور اس کے تین ساتھی زندہ پکڑ لئے گئے۔ وہ ایک کھنڈر میں سو رہے تھے۔ کہ پولیس پارٹی نے جا لیا۔ انہی لوگوں نے تین چار روز ہوئے بنوں کے تھانہ پر بم پھینکے تھے

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ فن لینڈ کے نمائندے ماسکو پہنچ چکے ہیں۔ اور تین روز وہاں رہیں گے۔ وزیر خزانہ بھی وفد میں شامل ہے۔ مگر مزدور نمائندہ کی حیثیت سے

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ مقامی اسلامیہ کالج کے نئے پرنسپل خواجہ دل محمد صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ آپ ایک ماہر ریاضی زبان اردو کے ادیب اور شاعر ہیں

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ جنوبی افریقہ کے وزیر داخلہ نے ایک پریس رپورٹر سے کہا۔ کہ حکومت افریقہ کے تمام حصہ کی جو سلطنت برطانیہ سے متعلق ہے کامل حفاظت کرے گی۔ ہم لنڈن میں اس غرض سے آئے ہیں۔ کہ سلطنت برطانیہ کے مختلف اجزاء کے اتحاد کا مظاہرہ کریں۔

بمبئی ۲۳ اکتوبر۔ آل انڈیا نیشنل لبرل فیڈریشن کی کونسل نے دو روز کے اجلاس کے بعد ایک طویل بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ وائسرائے کا اعلان غیر تسلی بخش ہے۔ اور تمام سیاسی پارٹیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ قومی تعمیر اور آزادی کے کام میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔

میکسیکو ۲۳ اکتوبر۔ معلوم ہؤا ہے کہ ویراکروز کے نزدیک دو گاڑیاں ٹکرا گئیں۔ جس سے چالیس اموات ہوئیں مال گاڑی کے دو ڈبوں میں آگ لگ گئی۔ جس سے ۲۹ مزدور مرد اور چھ عورتیں جل گئیں۔

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ راجہ نریندر ناتھ نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ کہ کانگرسی وزارتوں کو مستعفی نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ چاہیئے کہ کانگرس ایک کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی مدعو کرے۔ جس میں مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا کے نمائندے شریک ہوں۔ اور مل کر ایک ایسا آئین تیار کیا جائے۔ جو برطانوی حکومت کے سامنے متفقہ طور پر پیش کیا جا سکے۔ آغاز جنگ کے معاً بعد گاندھی جی کو یہی مشورہ دیا تھا۔ جو افسوس کہ قبول نہیں کیا گیا۔

امرتسر ۲۳ اکتوبر۔ آج یہاں سونا ۔/۵/۴۲ چاندی ۔/۴/۵۸ اور پونڈ ۔/۱۰/۲۸ ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعا حاصل کرنے کا گُر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے "جہاد کبیر" میں حصہ لینے والے "مجاہدین" کو یہ معلوم ہے کہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء کو سال پنجم کے وعدوں کے سوفی صدی پورا کرنے کی آخری میعاد ہے۔ ہر مجاہد جس کا وعدہ پورا نہیں ہوا کوشش کرے کہ وقت کے اندر ادا ہو جائے۔ مگر مجاہدین کو یہ بھی معلوم ہو جائے۔ کہ جو احباب اپنے وعدہ کی رقم سوفی صدی مرکز میں ۲۹ رمضان المبارک مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۳۹ء ۱۲ بجے دوپہر تک داخل کر دیں گے۔ ان کے نام اس تاریخ کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور دُعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ جبکہ حضور قرآن پاک کی آخری سورتوں کا درس دے کر دُعا فرمائیں گے۔ پس احباب اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں۔ اور ہر وعدہ کرنے والا پوری کوشش کرے۔ کہ اس کا وعدہ ۱۲ نومبر ۱۹۳۹ء ۱۲ بجے دوپہر تک مرکز میں داخل ہو جائے ؛

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

چندہ جوبلی فنڈ ادا کرنیوالوں کی فہرستیں بھیجی جائیں

جملہ سیکرٹری صاحبان مال جماعت ہائے احمدیہ مقامی کی خدمت میں گزارش ہے کہ براہ مہربانی اپنی جماعت کے ان احباب کی فہرست معہ رقوم ادا کردہ ارسال فرمائیں۔ جنہوں نے چندہ خلافت جوبلی فنڈ وعدہ کے مطابق پورا ادا کر دیا ہے۔ اور یہ نوٹ بھی دیں۔ کہ انہوں نے اپنی ماہوار آمد کے برابر چندہ دیا ہے یا کم یا اپنی آمد سے زیادہ ادا کیا ہے۔ تاکہ ان کے نام اخبار میں شائع کئے جا سکیں۔ نیز چونکہ جوبلی منانے کا وقت بہت قریب آگیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ جلسہ سالانہ سے پہلے تمام موعودہ رقمیں بھیجدی جائیں ؛

(ناظر بیت المال قادیان)

یوم سیرت پیشوایان مذاہب کی تاریخ میں تبدیلی

یوم سیرت پیشوایان مذاہب کی تاریخ ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء مقرر کی گئی تھی مگر رمضان المبارک کی وجہ سے اس تاریخ میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اور اب یوم سیرت پیشوایان مذاہب کے لئے ۳ دسمبر ۱۹۳۹ء کی تاریخ مقرر کی جاتی ہے احباب کرام آگاہ رہیں ؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ

ہندوستان کے لیڈروں کے نام خطبہ نمبر جاری کرانیوالے اصحاب

مندرجہ ذیل اصحاب نے ڈیڑھ روپیہ فی پرچہ کے حساب سے قیمت ادا کر کے ہندوستان کے لیڈران کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۱) محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحق صاحب قادیان ایک پرچہ
(۲) مکرم ایم کریم خان صاحب شیموگہ
(۳) خانصاحب منشی برکت علی صاحب جائنٹ ناظر بیت المال قادیان

خاکسار منیجر

بقیہ صفحہ ۳

بیشک اس وقت ہماری جماعت مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ مختلف قسم کے چندوں کی تحریکیں اس کے سامنے ہیں۔ اور بقدر استطاعت قریباً ہر تحریک میں حصہ لینا ضروری ہے۔ مگر یہ امر کسی مومن کے قدم کو سست نہیں کر سکتا۔ اور اگر کسی قربانی کے نتیجہ کے طور پر کوئی شخص سست ہو جاتا ہے۔ تو سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ منزل مقصود پر پہونچنے سے پہلے ہی تھک کر رہ گیا ہے۔

پس مالی مشکلات سے قطع نظر کرتے ہوئے تمام احباب جماعت کو اپنی پوری ہمت اور کوشش سے کام لیتے ہوئے خلافت جوبلی فنڈ کے وعدوں کو پورا کرنا چاہیئے۔ اور جن دوستوں نے ابھی تک اس مبارک تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ یا انتہائی رنگ میں نہیں لیا۔ انہیں اس میں نمایاں حصہ لینا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں سے

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

پچیس سال کا عرصہ معمولی عرصہ نہیں بہت بڑا عرصہ ہے خلفائے راشدین میں سے کوئی خلیفہ بھی ایسا نہیں گزرا۔ جس نے اتنا عرصہ خلافت کی ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس غیر معمولی اور بے انتہا فضل کو دیکھتے ہوئے کیا ہماری جماعت کا یہ فرض نہیں۔ کہ وہ شکرگزاری میں پورا جوش دکھائے۔ اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے۔ جب تک کہ وہ اپنے وعدے پورے نہ کر دے۔ یہ ان لوگوں کی یہ بہت بڑی خوش قسمتی ہے جو آج اپنی آنکھوں سے اس تقریب سعید کو دیکھ رہے ہیں۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے کہ اس میں حصہ لیں۔ جب یہ تقریب گزر گئی تو بعد میں اس کے لئے کف افسوس ملنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ وقت سرعت سے گزرتا جا رہا ہے۔ اور کون جانتا ہے کہ وہ کب تک زندہ رہیگا۔ پس ہمیں خدا تعالیٰ نے اپنی زندگیوں میں اس خوشی اور مسرت کے موقعہ کو دیکھنے کی جو توفیق بخشی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں۔ اور ان وعدوں کو پورا کریں۔ جو ہم نے اس تقریب پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور رقم شکرانہ پیش کرنے کے متعلق کئے ہوئے ہیں ؛

یوں بھی ایک مومن کی شان سے یہ بعید بات ہے کہ وہ ایک وعدہ تو کرے مگر اسے پورا نہ کرے پس جن دوستوں نے خلافت جوبلی فنڈ کے لئے وعدے سنے ہوئے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے انتہائی سعی کریں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے ؛

حضرت امیر المومنین کی تقریر دہلی ریڈیو سٹیشن سے بھی سنی جائیگی

قادیان ۲۴ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ہستی باری تعالیٰ پر جو انگریزی تقریر کل ساڑھے آٹھ بجے شام بمبئی ریڈیو سٹیشن سے براڈکاسٹ کی جائے گی۔ وہ ریڈیو سٹیشن دہلی سے بھی سنی جا سکے گی۔ اور چونکہ پنجاب میں بمبئی کی نسبت دہلی سے آواز زیادہ صاف سنی جاتی ہے۔ اس لئے احباب کو ریڈیو پر دہلی سٹیشن نمبر ایک یا نمبر ۲ سے سننی چاہیئے ؛

مہتہ عبد الخالق صاحب لنڈن سے امریکہ روانہ ہو گئے

مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے ۲۳ اکتوبر کو حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار ارسال کی ہے۔ مسٹر عبد الخالق مہتہ آج امریکن جہاز پر امریکہ روانہ ہو گئے۔ احباب بسلامت پہونچنے کے لئے دُعا کریں۔

مہتہ صاحب ایک تعلیمی کورس پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے امریکہ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں خیر و عافیت سے منزل مقصود پر پہونچائے اور کامیاب واپس لائے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

106

خلافت جوبلی فنڈ کے وعدے جلد سے جلد پورے کئے جائیں

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا ؎ پھر خدا جانے کہ کب آئیں یہ دن اور یہ بہار

(مسیح موعود)

۱۸۸۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت کا اعلان فرمایا۔ اور ۱۹۳۹ء میں آپ کے دعوائے ماموریت پر پورے پچاس سال گزرے۔ گویا سلسلۂ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی روحانی بلوغت کو پالیا۔ جس طرح فرعون نے یہ حکم دیا تھا۔ کہ بنی اسرائیل کے بچوں کا پیدا ہوتے ہی گلا گھونٹ دیا جائے۔ اسی طرح احمدیت جب اپنی طفولیت کی منزلیں طے کر رہی تھی۔ معاندین نے چاہا۔ کہ اسے فنا کر دیا جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا۔ کہ یریدون ان یروا طمثک واللہ یرید ان یریک انعامہ۔ الانعامات المتواترۃ یعنی اے ہمارے مسیح! لوگ تو تیری تباہی کے متمنی ہیں۔ مگر میں تجھ پر وہ انعامات نازل کروں گا۔ جو متواتر اور مسلسل ہوں گے۔ اس وعدۂ الٰہی کے مطابق سلسلۂ احمدیہ نے طفولیت سے نکل کر جوانی کی طرف اپنا قدم بڑھایا۔ اور دشمنوں کو خدا تعالیٰ نے ان کی ہر تدبیر میں ناکام و نامراد رکھا۔ یہاں تک کہ آج ہماری جماعت پر خدا تعالیٰ کے فضل سے پچاس سال کا عرصہ گزر گیا ہے آج سے نصف صدی پہلے ہماری جماعت کی جو حالت تھی۔ اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے وہ زمانہ دیکھا۔ قدم قدم پر احمدیت کی راہ میں روڑے اٹکائے جاتے تھے۔ اور کوئی تکلیف ایسی نہیں تھی۔ جو جماعت احمدیہ کے افراد کو نہ پہنچائی جاتی ہو۔ مگر دشمنوں کے دیکھتے ہی دیکھتے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور مخالف بھی بادل ناخواستہ یہ تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ اس درخت کی شاخیں دور دور تک پھیل چکی ہیں۔

روحانی بلوغت تک پہنچنے پر جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کرے۔ کم ہے۔ اور جس قدر اس کے حضور سجدات بجا لائے تھوڑے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے بانیٔ جماعت احمدیہ سے فرمایا تھا کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ مگر وہ مسیح نہیں۔ جو صلیب پر لٹکایا جائے۔ بلکہ وہ مسیح جو صلیب کو توڑیں گے۔ اور جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔ اس میں خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی تھی۔ کہ جب جماعت احمدیہ اپنی ۳۳ سالہ عمر کو پہنچ جائے گی۔ جو مسیح موسوی کی ایک خاص وقت کی عمر تھی۔ تو عیسائیت کی صلیب کو دلائل سے توڑ دیا جائے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے یہ کام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے لیا۔ کیونکہ پورے ۳۳ سال بعد جب وہ زمانہ آیا۔ جس میں صلیبی فتن کو توڑا جانا مقدر تھا۔ تو اس زمانہ میں خلافت کے مقام پر خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ ہی متمکن تھے۔ اور آپ کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ اسلام کی مدد کر رہا تھا۔ پھر اب جماعت کی روحانی بلوغت کاملہ کا زمانہ بھی آپ کے ہی دور خلافت میں آیا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۳۹ء میں جماعت احمدیہ کی عمر چالیس سال گزرنے پر ایک جوبلی منانے کا ارشاد یوں فرمایا تھا۔ کہ

"میں سمجھتا ہوں ہمیں خاص طور پر اس تقریب پر خوشی منانی چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے قوانین میں سے ایک قانون یہ بھی ہے کہ اگر بندہ اس کی نعمت پر خوشی محسوس نہیں کرتا۔ تو وہ نعمت اس سے چھین لی جاتی ہے۔ اور اگر خوشی محسوس کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔ تو زیادہ زور سے اللہ تعالیٰ کے فیضان نازل ہوتے ہیں پس میرا خیال ہے۔ ہم کو اس سال چالیس سالہ جوبلی منانی چاہیئے۔ یعنی اس بات کی خوشی میں کہ سلسلۂ احمدیہ نے اپنی روحانی بلوغت حاصل کر لی ہے۔" (الفضل ۱۱ جون ۱۹۳۱ء)

یہ جوبلی ۱۹۳۱ء میں کسی معین صورت میں نہیں منائی جا سکی تھی۔ مگر اب جیسا کہ تمام احباب کو معلوم ہے جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر جوبلی کی تقریب سعید پورے اہتمام کے ساتھ منائی جائے گی۔ جو نہ صرف سلسلۂ احمدیہ کی پچاس سالہ جوبلی ہوگی۔ بلکہ خلافت ثانیہ کے بابرکت دور پر پچیس سال کامیابی و کامرانی کے ساتھ گزرنے کی خوشی کی تقریب بھی ہوگی۔

یہ تقریب اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت قریب آگئی ہے۔ مگر جیسا کہ نظارت بیت المال کے اعلانات سے معلوم ہوتا ہے یہ امر افسوسناک ہے۔ کہ ابھی تک ہماری جماعت نے خلافت جوبلی فنڈ کی مجوزہ رقم پوری نہیں کی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جماعت کے سامنے اس وقت اور بھی بعض اہم تحریکات ہیں۔ مثلاً تحریک جدید اور چندۂ جلسہ سالانہ۔ اسی طرح فریضہ چندے ہیں۔ جو ماہ بماہ ادا کئے جاتے ہیں۔ مگر ہماری جماعت جو قربانیوں کی عادی ہے اس کے لئے یہ امر سمجھنا کوئی مشکل امر نہیں۔ کہ ایسے اوقات میں ہی مومن کی قوتِ ایمانی کا صحیح سواز نہ ہوا کرتا ہے اور دراصل یہی وہ وقت ہوتا ہے۔ جب اس کی معمولی قربانی بھی اللہ تعالیٰ کے حضور اسے بہت بڑے ثواب کا مستحق بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرماتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل اپنے اموال اسلام کی راہ میں خرچ کئے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کر کے قربانیاں کیں۔ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ فتح مکہ سے قبل مسلمان شدائد و مشکلات میں مبتلا تھے۔ مگر فتح مکہ کے بعد اسلام کی شان و شوکت میں بہت اضافہ ہو گیا تھا۔ غرض وہ لوگ یقیناً زیادہ بلند درجہ رکھتے ہیں جنہوں نے مشکلات کے وقت قربانیاں کیں۔ اور تکالیف کے وقت اپنے اموال اسلام کی راہ میں قربان کئے۔

جماعت احمدیہ پر اس وقت بحیثیت مجموعی بہت مشکلات کا زمانہ ہے۔ ہماری مالی حالت بہت کمزور ہے۔ ہمارے دشمن بہت زیادہ ہیں۔ اور ہمیں قدم قدم پر ہمیں قربانیاں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ یہی قربانیاں ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہم رنگ بنانے والی ہیں۔ اور اسی قسم کی قربانیاں انبیاء کی جماعتیں ہمیشہ کیا کرتی ہیں۔ آج تک کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کی امت پھولوں کی سیج پر قدم رکھتے ہوئے کامیابی کی منزل پر پہنچ گئی ہو۔ ہمیشہ کانٹوں کے بستر پر ان کو لیٹنا اور ریگستانوں پر ان کو چلنا پڑا۔ یہی سنت اللہ ہماری جماعت کے متعلق بھی کارفرما ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ قربانیاں ضائع نہیں کرتا۔ اور وہ جلد یا بدیر اس جہان میں یا پھر اگلے جہان میں اپنے بے انتہاء فضلوں کا مورد بناتا ہے۔ مگر وقتی لحاظ سے تکلیف کا پہنچنا ایک طبعی بات ہے۔

نذر بحضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جماعت احمدیہ لاہور کے زیرِ اہتمام سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ جو لاہور میں منعقد ہوا۔ اس میں خان صاحب حکیم احمد شجاع صاحب ڈپٹی سیکرٹری لیجسلیٹو اسمبلی پنجاب نے حسب ذیل نذر بصورت نظم دربار رسالت میں پیش کی:-

اے رسولِ ہاشمی اے سرِ تکوینِ حیات
اے کہ تیری ذات ہے وجہ نمودِ کائنات

تو نہ تھا تو محفلِ کون و مکاں بے رنگ تھی
تو نہ تھا تو بزمِ ہستی سازِ بے آہنگ تھی

حسنِ فطرت میں ابھی ذوقِ خود آرائی نہ تھا
عشق اب تک محرمِ اسرارِ رسوائی نہ تھا

تلخیٔ حق سے ابھی نا آشنا گفتار تھی
عقلِ انسانی ابھی پابستۂ انکار تھی

سر بلندوں کی جبیں سجدوں سے نورانی نہ تھی
حسن تھا پر عشق کی کچھ ایسی ارزانی نہ تھی

چشمِ انساں میں ابھی تک جستجو حیران تھی
سینۂ انساں میں آہِ نیم شب لرزاں نہ تھی

آنکھ میں آنسو نہ تھے سر میں نگوں ساری نہ تھی
قلبِ مومن کی جہاں میں گرم بازاری نہ تھی

خواب میں آسودہ ابراہیمؑ کی تکبیر تھی
ہیبتِ ضربِ کلیم اک خوابِ بے تعبیر تھی

بربطِ داؤد اک مدت سے رہینِ زنگ تھی
مے تو تھی لیکن بہت بے کیف اور کم رنگ تھی

تو نے آتے ہی بدل دی طرحِ تقویمِ حیات
ہو گئیں پابندِ امکان عل ناممکنات

قالبِ ہستی میں دوڑا دی شعاعِ زندگی
ہو گئی ارزاں ترے دم سے متاعِ زندگی

پیکرِ گل کو کیا توحید کا سرِ جلی
خاک کو دی قدرتِ نشوِ حسینؓ ابن علیؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج تیرے عتبۂ اقبال پر آیا ہوں میں
دل کے ٹکڑے نذر کرنے کیلئے لایا ہوں میں

وہ تہی دامن ہوں جسکے پاس کچھ ساماں نہیں
جانتا ہوں سنگریزے نذر کے شایاں نہیں

اپنی رحمت پر نظر کر میری ناداری کو دیکھ
دورِ غارت گر میں لاچاروں کی لاچاری کو دیکھ

قوم کو جب دیکھتا ہوں ٹھوکریں کھاتے ہوئے
شرم آتی ہے ترے دربار میں آتے ہوئے

بس نہیں چلتا بجز حیرانی و شرمندگی
پھونک دے پھر اس تنِ بے جاں میں روحِ زندگی

سوز سے معمور میرے شعر کا پیمانہ کر
ماسوا سے میرے ذکر و فکر کو بیگانہ کر

عشق را چالاک تر کن از لبِ جامِ کہن
حسن را بے باک تر کن بر سرِ بامِ کہن

قلب را آتابِ پروانۂ بے تاب بخش
چشم را اشکِ دلِ فطرتِ بیتاب بخش

نعرۂ حق را ز شعرِ من بلند آوازہ کن
یادِ بزمِ رفتگاں راز فغانم تازہ کن

خدام الاحمدیہ۔ ایک ہمیشہ قائم رہنے والی تنظیم

۳۰ جنوری ۱۹۳۹ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے جماعت پر یہ بات واضح فرمائی تھی۔ کہ قوموں کی ترقی ایک لمبے زمانہ کی محتاج ہوتی ہے۔ اور جو کام اپنی تکمیل کے لئے ایک لمبے زمانہ کا محتاج ہو اس کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے لئے ایک نسل یا دو نسلیں نہیں بلکہ کئی نسلوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ ایسا کام اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا جب تک ایک نسل کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری اور تیسری کے بعد چوتھی وہ کام کرنے کی اہل نہ ہو اور اس کام کے کرنے کا شوق نہ رکھتی ہو۔

ہمیں یقین ہے کہ احمدیت ایک زندہ مذہب ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ احمدی ایک زندہ جماعت ہے اور مستقبل قریب میں یہ جماعت ساری دنیا پر چھا جانے والی ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ آنے والی نسلوں کو اس ذمہ داری کے اٹھانے کے لئے تیار کریں۔ جو ایک دن ان کے کندھوں پر پڑنے والی ہے۔ اسی تربیت کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کا قیام فرمایا ہے۔ اور احمدی نوجوانوں کا اولین فرض ہے۔ کہ خود بھی اس تنظیم میں شامل ہوں اور اپنے دوستوں کو بھی تلقین کریں۔ کہ وہ اس میں شامل ہو کر صحیح تربیت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ وما توفیقنا الا باللہ

حضور ایدہ اللہ تعالے کے خطبہ سے جہاں یہ بات واضح ہے کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ آئندہ نسلوں کی تربیت خاص طور پر کی جائے۔ اور یہ کام خدام الاحمدیہ کے سپرد ہے وہاں یہ بات بھی عیاں ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ ہمیشہ قائم رہنے والی تنظیم ہے۔ (انشاء اللہ) کیونکہ جو کام اس کے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ محدود زمانہ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا بلکہ یہ زمانہ نامعلوم مدت پر پھیلا ہوا ہے۔ حضور فرماتے ہیں

"اسی لئے میں نے جماعت میں مجلس خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھی ہے۔ میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے۔ بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے۔ تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو۔ اور پرسوں ان کی اولاد کے دلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے اور ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔ اگر ایک یا دو نسلوں تک ہی یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دے گی۔ جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے"۔

خاکسار
صدر مجلس خدام الاحمدیہ

رسالہ آریہ سماج

مرکزی انجمن ترقی اسلام کی طرف سے ایک رسالہ آریہ سماج مشتمل بر ۱۴۴ صفحات شائع ہوا ہے لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ رسالہ بلحاظ ترتیب مضامین اس زمانہ کی ایک اشد ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ بنگال۔ دکن کے ہندو مسلمان خصوصیت سے آریہ سماج کے اصول سے ناواقف ہیں۔ چونکہ مولف نے آریہ سماج کی مذہبی سیاسی۔ اخلاقی۔ تمدنی تعلیم مستند حوالوں کے اقتباسات سے پیش کی ہے اسلئے جو دوست آریہ سماج سے واقف ہونا چاہیں وہ [illegible]

۱۰۶

کتاب "شانِ مصلح موعودؑ" پر ایک نظر

"تریاق القلوب" کے ایک حوالہ سے مصری صاحب کا غلط استدلال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصری صاحب کی تیسری دلیل

مصری صاحب نے اس امر کے ثبوت میں کہ سبز اشتہار صٓ وصٓ۱ پر دو محمود نامی لڑکوں کے متعلق پیشگوئی بیان کی گئی ہے، تیسری دلیل یہ پیش کی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تریاق القلوب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا نام اشتہار دہم جولائی کی بناء پر محمود ہونے سے انکار کیا ہے۔ چنانچہ مصری صاحب اس امر کے ثبوت میں تریاق القلوب صٓ۴۳ سے ایک ا[illegible] بطور دلیل پیش کرتے ہیں:۔

"محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے۔ اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی۔ اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا۔ کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا۔"

مصری صاحب یہ عبارت درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"اس عبارت کو غور سے پڑھو۔ اور دیکھو کہ حضرت اقدس نے اس میں کس بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فرماتے ہیں۔ ایک وقت میں نے اپنے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں پیشگوئی کی تھی۔ اور اس پیشگوئی کو پیش از وقوع دو اشتہاروں میں شائع کیا تھا۔ ایک اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور ایک سبز اشتہار میں یہ دونوں اشتہار ایک لڑکے کی پیشگوئی کو شائع کرنے میں شریک تھے یعنی ہر ایک ان میں سے یہ بتاتا تھا۔ کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ پس جہاں تک صرف لڑکے کے پیدا ہونے کی پیشگوئی کا تعلق تھا۔ یہ دونو اشتہار متحد ہو کر اس بات کا اعلان کر رہے تھے۔ لیکن اس پیشگوئی میں صرف لڑکے کی پیدائش کا ہی ذکر نہ تھا۔ بلکہ اس پیشگوئی میں اس لڑکے کا نام بھی تبلایا گیا تھا۔ مگر اس نام کے بتانے میں یہ دونوں اشتہار متحد نہ رہے بلکہ الگ الگ ہو گئے۔ یعنی اس لڑکے کے نام کے اعلان کرنے کی ڈیوٹی صرف ایک اشتہار کے سپرد کی گئی۔ اور دوسرے کو اس فرض سے آزاد کر دیا گیا۔" (شانِ مصلح موعود صٓ۱۸۲)

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

"وہ اشتہار جس کے ذمہ نام کے اعلان کا بھی کام لگایا گیا۔ وہ سبز اشتہار ہے۔ اور جس اشتہار کو اس فرض سے سبکدوش کر دیا گیا۔ وہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء ہے۔ جیسا کہ حضور کی عبارت اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا۔ کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا الفاظ یہ بھی اس مفہوم پر بالصراحت دلالت کر رہے ہیں گویا اس تحریر نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں جناب خلیفہ صاحب کا نام قطعاً مذکور نہیں۔" (شانِ مصلح موعود صٓ۱۸۳)

یہ لکھنے کے بعد مصری صاحب کو کھٹکا ہوا۔ کہ اشتہار دہم جولائی میں تو صاف محمود احمد نام لکھا ہے۔ لہٰذا انہوں نے یہ بات بنا لی۔ کہ:۔

"اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں جو محمود احمد ہے۔ وہ اور ہے۔" (صٓ۱۸۳)

اور اس کی دلیل یہ دی کہ:۔

"یہی وجہ ہے۔ کہ سبز اشتہار میں جہاں محمود کا ذکر کیا ہے۔ وہاں اولوالعزم کی صفت ذکر نہیں۔ اور اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں محمود احمد کے ساتھ اولوالعزم کی صفت بھی ذکر کی ہے۔" (صٓ۱۸۳ و صٓ۱۸۴)

مصری صاحب کی نتیجہ نکالنے میں غلطی

اگر مصری صاحب ذرا دیانتداری اور دقیقہ نظر سے اس تحریر پر غور کرتے۔ تو انہیں صاف معلوم ہو سکتا تھا۔ کہ وہ اپنے اس نتیجہ نکالنے میں ہرگز حق بجانب نہیں۔ کہ محولہ تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا نام محمود ہونے کے ذکر سے انکار کر رہے ہیں۔ مصری صاحب اپنی دلیل کی تمام عمارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ "سبز اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا۔ کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا" کے فقرہ میں "یہ بھی" کے لفظوں پر قائم کر رہے ہیں۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ چونکہ تریاق القلوب کے اس مقام پر حضرت مسیح موعود نے اپنے بڑے بیٹے محمود کے متعلق پیشگوئی کا ذکر اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور سبز اشتہار کی بنا پر فرمایا ہے اور سبز اشتہار کا ذکر جیسا کہ طبعی ترتیب چاہتی تھی۔ اشتہار دہم جولائی کے ذکر سے بعد آیا۔ کیونکہ سبز اشتہار دہم جولائی والے اشتہار سے بعد کا ہے۔ اس لئے پہلے پیشگوئی دونوں اشتہاروں کی بنا پر اجمالی رنگ میں ذکر کرنے کے بعد سبز اشتہار کا ذکر بعد میں آ جانے کی وجہ سے آپ نے لکھ دیا۔ کہ سبز اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا ہے۔ اس لڑکے کا نام محمود احمد ہوگا۔ اس فقرہ سے حضرت مسیح موعود کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا۔ کہ اشتہار دہم جولائی کی بنا پر اس لڑکے کا نام محمود احمد نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اس کا نام محمود احمد بتانے کی ڈیوٹی صرف سبز اشتہار نے ادا کی ہے۔ کیونکہ قرائن قویہ اس بات پر شاہد ناطق ہیں۔ کہ اس فقرہ سے ہرگز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ مقصد نہیں ہو سکتا:۔

پہلا قرینہ

اس بات کے لئے پہلا قرینہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سبز اشتہار میں اس لڑکے کا نام محمود رکھا جانے کے لئے اس جگہ سبز اشتہار کے کسی صفحہ کا حوالہ نہیں دیا۔ بلکہ علی الاطلاق سبز اشتہار کا ذکر فرمایا ہے۔ اور سبز اشتہار میں تین جگہ صٓ وصٓ۱ وصٓ۲۱ پر محمود نامی لڑکے کے متعلق پیشگوئی موجود ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جو آپ کے بڑے بیٹے ہیں۔ چونکہ ان کا نام محمود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سبز اشتہار میں موجود بتایا ہے۔ اس لئے جس جس جگہ بھی سبز اشتہار میں محمود نامی لڑکے کے متعلق پیشگوئی ہے۔ آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق ماننا پڑے گا۔ لیکن اس صورت میں مصری صاحب کو چونکہ آپ کو مصلح موعود ماننا پڑتا تھا۔ کیونکہ وہ صٓ۱۷ اور صٓ۲۱ میں موعود محمود کو مصلح موعود یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ صٓ۱۷ پر اس امر کی تصریح موجود ہے۔ کہ یہ محمود نامی لڑکا جس کے متعلق اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کی بنا پر پیشگوئی کی جا رہی ہے۔ مصلح موعود ہوگا۔ ہاں سبز اشتہار صٓ پر چونکہ پیشگوئی اجمالی طور پر بیان کی گئی ہے۔ اور وہاں محمود کے متعلق آگے اس کی صفات بیان نہیں کی گئیں۔ اس لئے مصری صاحب نے یہ بات بنائی۔ کہ صٓ والا محمود اور ہے اور صٓ۱۷ وصٓ۲۱ والا محمود اور ہے۔ اور پھر خود ہی یہ بات گھڑ لی۔ کہ تریاق القلوب کے حوالہ میں سبز اشتہار میں بڑے بیٹے محمود کے متعلق جس پیشگوئی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے مراد صٓ والی پیشگوئی ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق القلوب میں ہرگز ہرگز سبز اشتہار کے صٓ کا حوالہ نہیں دیا۔ بلکہ مصری صاحب نے از خود ہی کھینچ تان کر صٓ فرض کر لیا ہے اور "یہ بھی" کے کمزور سہارے پر ایک نئی عمارت تعمیر کر دی ہے۔ حالانکہ سبز اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ اس لڑکے کا نام محمود ہوگا سے محض صفحہ ۷ کا حوالہ سمجھ لینا اور صٓ۱۷ و صٓ۲۱ کی پیشگوئی کو اس سے متغائر قرار دے لینا محض تحکم ہے۔

دوسرا قرینہ

اس امر کے ثبوت کے لئے دوسرا زبردست قرینہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق القلوب کی محولہ زیر بحث عبارت کے آگے اپنے بڑے بیٹے محمود کا نام صاف اشتہار دہم جولائی کی بناء پر محمود رکھا جانے کی طرف اشارہ فرمادیا ہے۔ چونکہ پورا حوالہ پیش کرنے سے مصری صاحب کی خودساختہ عمارت قائم نہیں رہ سکتی تھی۔ اس لئے انہوں نے تقوےٰ و دیانت کا خون کرتے ہوئے اپنی کتاب کے ناظرین سے اگلی عبارت کو چھپایا ہے تا انہیں دھوکا میں رکھ سکیں؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر

مصری صاحب کی اس بددیانتی کی طرف اشارہ کرنے کے بعد اب میں اگلی عبارت نقل کرتا ہوں۔ تا قارئین کرام پر مصری صاحب کی یہ دھوکہ دہی ظاہر ہوجائے۔ زیر بحث عبارت کے آگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "یہ اشتہار (سبز اشتہار ناقل) محمود کے پیدا ہونے سے پہلے لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ کے اشتہار پڑے ہوں گے۔ اور ایسا ہی دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار بھی ہر ایک گھر میں موجود ہوں گے۔ پھر جب اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہار کامل درجہ پر پہونچ چکی۔ اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں سے کوئی فرقہ بھی باقی نہ رہا۔ جو اس سے بے خبر ہو تب خدا تعالےٰ کے فضل سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔ اور اس کے پیدا ہونے کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے جس کے عنوان پر تکمیل تبلیغ موٹے قلم سے لکھا ہے۔ اور جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں۔ اور اس کے صفحہ ۴ پر یہ الہام پسر موعود کی نسبت ہے

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدہ ز رہ دور آمدہ
(تریاق القلوب صفحہ ۴۳)

اب محولہ بالا تحریر کو پڑھ کر قارئین کرام غور فرمائیں کہ یہ محمود جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زیر بحث حوالہ میں کیا ہے۔ اور جس کے متعلق سبز اشتہار اور اشتہار دہم جولائی میں پیشگوئی شائع کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ جو مصری صاحب کے نزدیک بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے متعلق ہی پیشگوئی ہے۔ اسی پیشگوئی کے بیان کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آگے لکھ دیا ہے کہ اس محمود کی پیدائش پر اس کے متعلق خبر آپ نے اشتہار تکمیل تبلیغ میں دی تھی۔ اب جب ہم اشتہار تکمیل تبلیغ کو نکالکر دیکھتے ہیں تو وہاں صاف لکھا پاتے ہیں۔ کہ اشتہار تکمیل تبلیغ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کا نام محمود اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء (سبز اشتہار) کی بناء پر بطور تفاول محمود رکھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل عبارت یہ ہے۔

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و یکم دسمبر ۱۸۸۹ء (سبز اشتہار) میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا۔ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ اور اس عاجز کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ بروز شنبہ اس عاجز کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے۔ جس کا نام بالفعل تفاول کے طور پر بشیر اور محمود رکھا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔"

دیکھئے مندرجہ بالا حوالہ سے عیاں ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بڑے بیٹے محمود کی پیدائش پر ان کا نام محمود اور بشیر اشتہار دہم جولائی اور سبز اشتہار کی بناء پر بطور تفاول محمود رکھا ہے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ جس طرح سبز اشتہار آپ کا نام بتانے کی ڈیوٹی ادا کر رہا ہے ویسے ہی اشتہار دہم جولائی آپ کا نام بتانے کا فرض ادا کر رہا ہے اور اس جگہ سبز اشتہار کی پیشگوئی میں وہی محمود مراد ہے۔ جس کا ذکر صفحہ ۱۷ و صفحہ ۲۱ پر اولوالعزم وغیرہ صفات میں کیا گیا ہے۔ اور مصری صاحب کو یہ مسلم ہے جیسا کہ ان کے اوپر کے حوالہ سے ظاہر ہے۔ اولوالعزم محمود والی پیشگوئی کا مصداق صرف مصلح موعود ہے؛

پس تریاق القلوب صفحہ ۴۳ پر حضرت مسیح موعود علیہ [illegible] تکمیل تبلیغ والے اشتہار کی طرف اشارہ کرکے اس امر پر خود روشنی ڈالدی ہے۔ کہ اس جگہ سبز اشتہار میں اپنے بڑے بیٹے محمود کے متعلق جس پیشگوئی کی طرف آپ اشارہ فرما رہے ہیں۔ وہ وہی پیشگوئی ہے جو اشتہار تکمیل تبلیغ میں درج ہے۔ اور جہاں کہ اشتہار دہم جولائی اور سبز اشتہار کے ماتحت آپ نے اپنے اس بیٹے کا نام تفاول کے طور پر بشیر اور محمود لکھا ہے۔ اور اس بشیر اور محمود کے صفات اولوالعزم وغیرہ کا ذکر کرکے اس امر کو بیان فرمادیا ہے۔ کہ آپ اپنے اس لڑکے کا نام بطور تفاول سبز اشتہار اور اشتہار دہم جولائی کی اس پیشگوئی کے ماتحت رکھ رہے ہیں۔ جو مصلح موعود سے متعلق ہے۔

اگر تریاق القلوب صفحہ ۴۳ لکھتے وقت حضرت مسیح موعود سبز اشتہار میں محمود نامی لڑکے کے متعلق پیشگوئی کو مٹ جانے والے محمود نامی لڑکے سے کسی الگ شخصیت کے متعلق پیشگوئی سمجھتے۔ اور اس وقت آپ کو یہ یقین ہوچکا ہوتا۔ کہ میرا بڑا بیٹا محمود مصلح موعود نہ ہوگا۔ تو آپ تریاق القلوب کی تحریر میں صاف صفحہ ۷ کا حوالہ دیتے۔ اور بعد میں اشتہار تکمیل تبلیغ کا یا تو ذکر ہی نہ کرتے اور اگر ذکر کرتے تو ساتھ تردید کر دیتے کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار سبز اشتہار کی بناء پر جو اس لڑکے کا نام میں نے بطور تفاول محمود رکھا تھا۔ یعنی اس خیال سے اس کا نام محمود رکھا تھا کہ تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو اب میرا یہ خیال نہیں رہا۔ میں اب اس لڑکے کا مصلح موعود ہونا ممکن نہیں سمجھتا۔ لہذا اسے صرف سبز اشتہار کے صفحہ ۷ کی محمود نامی پیشگوئی کا مصداق سمجھا جائے۔ جو مصلح موعود سے ایک الگ محمود نامی بیٹے کے متعلق پیشگوئی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ طریق اختیار نہیں کیا بلکہ آپ نے تریاق القلوب میں صاف اشتہار تکمیل تبلیغ کا حوالہ دیا ہے۔ تا اپنے بڑے بیٹے محمود کے متعلق جو خبر آپ اس کی پیدائش پر دے چکے ہیں اس کا اعادہ ہوجائے اور ان الہامات کا بھی اعادہ ہوجائے جو اشتہار دہم جولائی اور سبز اشتہار میں مصلح موعود سے متعلق ہیں۔ لہذا ان زبردست قرائن کی موجودگی میں مصری صاحب نے تریاق القلوب کے حوالہ میں سے "یہ بھی لکھا گیا" کے الفاظ سے جو سہارا لینے کی کوشش کی ہے۔ وہ انہیں الغریق یتشبث بالحشیش کا مصداق ثابت کر رہی ہے۔ کاش مصری صاحب دیانتداری سے کام لے کر پورا حوالہ نقل کر دیتے۔ یا اس پر غور کر لیتے۔

خاکسار قاضی محمد نذیر قادیانی ثم لائلپوری

ترقی اسلام

مسلمانوں کے مفاد کی من حیث القوم حفاظت کے لئے دعوۃ و تبلیغ کے صیغہ ترقی اسلام نے بفضلہ تعالےٰ مستعدی سے کام شروع کیا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے رسالہ "آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں" کو دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ اور دوستوں کو بھیجا [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(108)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمباکو نوشی کے نقصانات سے احمدیوں کو بچنا چاہیئے

تمباکو نوشی ترک کرنیکی نصیحت

تمباکو نوشی ترک کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بارہا تاکید فرمائی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اسے پسند نہیں فرماتے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ اس کے استعمال کو جہانتک ممکن ہو ترک کیا جائے۔ چونکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ اور نئے لوگ اس میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں سے کئی ایک حقہ نوشی کے عادی ہوتے ہیں۔ اس لئے اس تحریک کو جاری رکھنا ضروری ہے۔

تمباکو کے ناپسندیدہ ہونے کی ایک واضح دلیل تو یہی ہے۔ کہ اس کے استعمال کرنے والے بھی اسے ناپسند کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ ہم کو یہ علت لگ گئی ہے چھوڑی نہیں جاسکتی۔ کوئی کہتا ہے اگر چھوڑ دوں تو فلاں بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ نفخ ہو جاتا ہے۔ کوئی اسے محض وقت گذارنے کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ ایسا شاید ہی کوئی ہو جو اس کے استعمال پر فخر کرتا ہو۔

ناگوار بُو

علاوہ ازیں اس کی بو ایسی ناگوار ہے جو اس کو ناپسندیدہ قرار دینے کے لئے کافی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مجالس اور مساجد میں ایسی چیز استعمال کر کے نہ جاؤ جس سے بدبو آتی ہو۔ مگر دیکھا جاتا ہے کہ بعض دوست تمباکو پی کر یا کھا کر مسجد میں آجاتے ہیں۔ میری طبیعت تو اس کی بدبو کے متعلق خاص طور پر حساس واقعہ ہوئی ہے۔ اگر کوئی تازہ حقہ پی کر آئے اور میرے پاس کھڑا ہو جائے۔ تو میری حالت بعض اوقات غش کے قریب ہو جاتی ہے۔ بہر حال میں کھڑا نہیں رہ سکتا۔ اگر موقعہ ہو تو میں جگہ بدل لیتا ہوں۔ ورنہ مجبوراً بیٹھ کر نماز پڑھ لیتا ہوں اور جس قدر جلد ممکن ہو اس سے الگ ہو جاتا ہوں۔

تمباکو سخت زہریلی بوٹیوں میں سے ہے

اس مضمون کو لکھنے کی محرک ایک انگریزی کتاب ہوئی ہے۔ جو میرے مطالعہ میں آئی ہے۔ اور اس میں تمباکو کے نقصانات بیان کئے گئے ہیں اور اس کا نام

Smoking habit
Its dangers & cures
By
T. Henry Woodhouse

اس کتاب میں تمباکو کے متعلق لکھا ہے۔ کہ تمباکو سخت زہریلی بوٹیوں میں سے ہے اس کے زہر کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس کے اندر ایک قسم کی زہر ہے جس کو نکوٹین Nicotine. کہتے ہیں۔ ایک پونڈ تمباکو میں ۱۸۰ گرام نکوٹین موجود ہوتی ہے۔ اور ½ گرام نکوٹین سے ایک کتا تین منٹ میں مر جاتا ہے۔ ایک اور زہر جسے پروسک ایسڈ Prussic acid کہتے ہیں وہ بھی اس میں پائی جاتی ہے۔ یہ بھی سخت مہلک زہر ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی زہریں اس میں موجود ہیں۔

ایک سوال کا جواب

اس پہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر تمباکو ایسی ہی زہریلی چیز ہے تو لوگ آخر اس کا استعمال کیوں کرتے ہیں۔ اور اگر کرتے ہیں تو مر کیوں نہیں جاتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بمثل اکثر دیگر زہروں کے یہ زہریں بھی جب خفیف مقدار میں دی جائیں۔ تو اعصاب میں ایک حرکت اور جوش پیدا کر کے بظاہر ایک صورت قوت پیدا کر دیتی ہیں اسی وجہ سے لوگ اس کو اور دیگر زہروں کو استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اس کے رد عمل میں کمزوری اور دیگر نقائص جسمانی و دماغی پیدا ہوتے ہیں۔ عمر کم ہو جاتی ہے۔ اور بعض بیماریوں کیلئے انسان تیار ہو جاتا ہے۔ مثلاً گلے کی بیماریاں۔ پھیپھڑوں اور دل کی بیماریاں اعصابی کمزوری رعشہ۔ اختلاج اور سرطان وغیرہ ۔

تمباکو کے اثرات

انسان جب پہلے پہل تمباکو کا استعمال شروع کرتا ہے۔ تو اس کو چکر آتے ہیں اسہال ہوتا ہے۔ دل خراب ہوتا ہے۔ یہ صورت تمباکو کا دھواں اندر لیجانے کی بجائے تمباکو کو بشکل تمباکو یا نسوار اگر کھایا جائے۔ تو زیادہ تکلیف دہ شدت اختیار کر جاتی ہے۔ میں نے ایسی مثالیں دیکھی ہیں بلکہ ایک دفعہ دانت کو نسوار لگا کر خود سخت تکلیف اٹھائی ہے۔ لیکن انسان عجیب ہستی ہے یہ رفتہ رفتہ سخت سے سخت چیز کا عادی ہو جاتا ہے۔ دنیا میں لوگ ایسی ایسی گندی جگہوں پہ نہایت بے تکلفی سے کام کرتے ہیں۔ کہ معمولی انسان کی اس سے تصور سے روح کانپ جاتی ہے۔ پھر ایسے افیون نوش بھی موجود ہیں۔ جو ایک دن میں اس قدر افیون کھا جاتے ہیں جو پچاس آدمیوں کو جان سے مار دینے کو کافی ہو۔ ایسے ہی سنکھیا اور دوسری زہروں کے عادی بھی ہیں حضرت انسان تو شاید کچھ عرصہ دوزخ میں رہ کر بھی اسکا عادی ہو جائے۔ غالباً اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا۔ جب ان کے جسم (جلد) پک جائینگے یعنی عادی ہو جائیں گے۔ تو ہم ان کی کھالوں کو بدل دیں گے۔

یہی حال تمباکو کا ہے کہ وہ شخص جو پہلے دن تمباکو کے پینے یا کھانے سے بہت تکلیف محسوس کرتا ہے رفتہ رفتہ نہ صرف کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتا بلکہ بوجہ اس کے محرک ہونے کے اس میں ایک راحت پاتا ہے۔ علاوہ ازیں آگ میں زہر کا بہت سا حصہ حل بھی ہو جاتا ہے اور اکثر لوگ تمباکو کے دھوئیں کو صرف گلے تک لے جا کر خارج کر دیتے ہیں۔ پھیپھڑوں کے اندر نہیں لے جاتے۔ اس وجہ سے بھی اس کی پوری اور فوری مضرت سے بچ جاتے ہیں۔ اور طبیعت کو آہستہ آہستہ عادی کر کے اسکو برداشت کر لیتے ہیں۔

پھیپھڑوں کو تمباکو نوشی سے نقصان

تمباکو نوشی کا نقصان اس صورت میں بڑھ جاتا ہے جب دھوئیں کو پھیپھڑوں کے اندر لیجایا جائے۔ پھیپھڑوں کی نالیوں کی جسقدر سطح سے وہ ہوا یا دھواں جو سانس کے ساتھ پورے طور پہ اندر لیجایا جائے۔ مس کرتا ہے ۱۴۰۰ مربع فٹ ہے اور اس پہ ایک ترجیلی ڈھکی ہوئی ہے۔ جو ان چیزوں کو جذب کرتی ہے جو ہوا میں شامل ہوں۔ اور قریباً سارے جسم کا خون ہر تین منٹ کے بعد پھیپھڑوں میں سے گذرتا ہے۔ اور جو مادہ ہوا میں ہو اسمیں جذب ہوتا رہتا ہے۔ اگر دھوؤں سانس کے ساتھ اندر نہ لے جایا جائے تو نقصان نسبتاً کم ہوتا ہے۔

دل اور اعصاب کی کمزوری

لوگ زیادہ تمباکو نوش ہیں ان کے دل اور اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی نبض اگر ایک منٹ میں ۷۰ دفعہ چلتی ہو تو پانچ چھ ڈنٹر پیلنے سے نبض کی حرکت ۱۰۰ ہو جاتی ہے۔ اگر اس کے دل کی حالت خراب نہیں تو ضرور ہے کہ نصف منٹ میں نبض اصلی حالت پر آجائے۔ مگر زیادہ حقہ نوش کے متعلق یہ صورت بحالی نبض جلدی پیدا نہ ہوگی۔

اعصاب کی کمزوری دیکھنے کا ایک طریق یہ ہے کہ ہاتھ سیدھے آگے کو کرو اور انگلیاں کھولو اگر ہاتھ یا انگلیاں کانپنا شروع کر دیں تو یہ اعصابی ضعف کی علامت ہے۔ لیکن اگر کسی حقہ نوش کی حالت ابھی اس درجہ تک نہ پہنچی ہو تو اس تجربہ کے بعد بھی اس کو حقہ نوشی ترک کر دینی چاہیئے۔ اور اس وقت کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے کہ ایسی حالت پیدا ہو جاوے۔

احساس صحیح کی قوت کا فقدان

تمباکو نوشی کے نقصانات میں سے یہ بھی ہے کہ انسان میں جو قوت احساس صحیح کی ہے وہ کم ہو جاتی ہے۔ نظر خراب ہو جاتی ہے بالخصوص رنگوں کی تمیز میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ خاص کر سرخ رنگ کے متعلق۔ اور زبان اور گلا وغیرہ بیماریوں کا آماجگاہ بن جاتے ہیں۔ آپٹک نرو optic nerve بےحس ہو جاتی ہے اور اندھا پن تک بھی نوبت پہونچ جاتی ہے لطافت مزاج کا ابطال اور اخلاقی حس کی کمزوری تک نوبت ہو جاتی ہے اور اس سے کئی بدیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ سردرد۔ دوران سر اور بیخوابی تو اسکی ادنےٰ علامات ہیں

تمباکو نوشی کی عادت ترک کی جاسکتی ہے

تمباکو کے اسقدر نقصانات بیان کرنے کے بعد اب میں بعض ایسے امور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جو اسکے ترک میں ممد ہو سکتے ہیں۔ پہلی بات جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ غلط ہے کہ بوجہ دیرینہ عادت کے اسکو چھوڑا نہیں جاسکتا۔ یہاں قادیان میں ایک صاحب مرزا غلام اللہ صاحب تھے۔ جو اب فوت ہو چکے ہیں اور انہوں نے قریباً چالیس سال حقہ کا استعمال کیا تھا۔ اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے چھوڑ دیا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ ان کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ خود ہمارے گھر میں میری خوشدامن صاحبہ ہیں۔ جنہوں نے چالیس برس سے اوپر حقہ استعمال کر کے اب یک لخت چھوڑ دیا ہے اور ان کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی

ان کی عمر ستر برس کے قریب ہے۔ کیا جو کام ایک بڑھیا کر سکتی ہے آپ نہیں کر سکتے مگر یہ ضروری ہے۔ کہ تمباکو نوشی کی تمام مضرتوں کو ذہن نشین رکھو اور یاد رکھو کہ اس کے ترک سے آپ کی صحت اچھی ہو جائے گی۔ حوصلہ بلند ہوگا۔ یہ جو معنت کی غلامی آپ کے ذمہ پڑی ہے۔ اس سے نجات ہوگی۔ دماغی حالت میں ترقی ہوگی۔ قوت عمل بڑھ جائے گی۔ روپیہ کی بچت ہوگی اور ایک ناپسندیدہ عادت جاتی رہے گی۔

ایک بادشاہ کا واقعہ

اگر آپ آج ہی عزم کر لیں تو آپ اس عادت کو چھوڑ سکتے ہیں عزم بڑی چیز ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ کو مٹی کھانے کی عادت تھی جب وہ کمزور ہو چلا تو اس نے اطبا کو جمع کیا اور کہا۔ کہ میری یہ عادت چھڑا دو۔ مگر خود مٹی کھا لیتا۔ دوائیاں آخر کیا اثر کر سکتی تھیں حکیم عاجز آ گئے اور بادشاہ بھی بہت ناراض ہوا۔ آخر ایک حکیم آیا اس نے کہا کہ میں ایک دن میں آپ کی یہ عادت دور کر سکتا ہوں۔ آپ دربار لگائیں وہاں نسخہ دوں گا۔ چنانچہ دربار لگا اور حکیم صاحب نے دربار میں بادشاہ کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ اے دون ہمت کمینہ اور کم حوصلہ انسان تو حکومت کے قابل نہیں۔ تخت شاہی کو چھوڑ کر الگ ہو جا۔

یہ سن کر بادشاہ کو بہت طیش آیا اور قریب تھا کہ اس کو سزا دے کہ وہ بولا اگر آپ بادشاہ ہیں تو شاہانہ عزم کہاں ہے۔ آپ تو ایک بے جان مٹی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی غنیم لشکر چڑھ آئے تو اس کا مقابلہ کہاں کر سکیں گے اس پر بادشاہ کو غیرت آئی اور اس نے مصمم ارادہ کیا کہ میں آئندہ ہرگز مٹی نہیں کھاؤں گا۔ اور اس طرح اس کی یہ بد عادت چھوٹ گئی۔ حقہ چھوڑنے کے لئے بھی اسی طرح ایک عزم کی ضرورت ہے۔

حقہ نوشی ترک کرنے والوں کو ضروری ہدایات

اگر اللہ تعالیٰ کسی کو ایسا عزم کرنے کی توفیق دے تو پھر مناسب ہوگا کہ وہ اس کو پختہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات پر بھی عمل کرے۔

(۱) زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اطلاع دیدو کہ میں نے تمباکو نوشی ترک کر دی ہے (۲) پختہ عہد کر لو کہ اب کے بعد تمباکو پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کیا جائیگا۔ پہلے جو ہو چکا وہ غلطی سے ہو چکا۔ (۳) اگر کچھ تمباکو بچا ہوا ہو تو اس کو تلف کر دو۔ (۴) ہر متعلقہ چیز مثلاً حقہ۔ تمباکو دان۔ چلم وغیرہ کو نظر سے دور کر دو۔ (۵) اگر دوست آپ کو تمباکو نوشی کی دعوت دیں تو سختی سے انکار کر دو (۶) تمباکو پینے کی خواہش کا مقابلہ کرو اور جملہ فوائد ترک تمباکو کو پیش نظر رکھو (۷) یہ یقین کرو کہ تمباکو کو چھوڑنے سے آپ پہلی حالت سے بہتر حالت میں آ گئے ہیں۔ (۸) لوگوں کے طعنے سنو اور برداشت کرو۔ بلکہ دھڑلے سے ایسے لوگوں سے ملو جو تمباکو چھوڑنے پر ملامت کریں اور یہ عزم کر لو کہ ان کی پرواہ نہ کروگے (۹) جو مقامات حقہ نوشی کے لئے مخصوص ہوں وہاں نہ جاؤ۔ (۱۰) قبض نہ ہونے دو۔ اور کسی قدر ورزش کرو جس سے

اہم ملکی حالات

وائسرائے کے اعلان کے متعلق مسلم لیگ کی قرارداد

دہلی سے ۲۳ اکتوبر کی خبر ہے کہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں وائسرائے کے اعلان کے بعض حصوں پر تو اظہار اطمینان کیا گیا ہے۔ مگر بعض حصوں کے متعلق حکومت سے مزید وضاحت کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور کمیٹی نے مسٹر جناح کو اختیار دیا ہے کہ حکومت سے ان کی وضاحت کرائیں۔ اور اگر مطمئن ہو جائیں۔ تو اس جنگ میں مسلمانوں کی طرف سے برطانیہ کی امداد اور اشتراک عمل کا اعلان کر دیں۔ برطانوی حکومت کے اس واقعہ کی داد دی گئی ہے۔ کہ اس نے کانگرس کو سارے ملک کی نمائندہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ نیز اقلیتوں کے حقوق کو بخوبی تسلیم کیا ہے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ لیگ کی ورکنگ کمیٹی انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کو تمام کا تمام منظور نہیں کرتی۔ مگر ساتھ ہی اس وقت اختلافی مسائل کو چھیڑنے سے احتراز کیا گیا ہے۔ کمیٹی چاہتی ہے کہ ہندوستان کے دستور اساسی کے سوال پر ایک مرتبہ پھر غور کیا جائے۔ کیونکہ مسلم لیگ کسی ایسے دستور کو ماننے کے لئے تیار نہیں جو مسلمانوں کے حقوق کا خاطر خواہ تحفظ کرنے سے قاصر ہو۔ جنگ کے متعلق مشاورتی بورڈ قائم کرنے کے سوال پر کمیٹی نے اس وقت تک اظہار خیال کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جب تک کہ اس کے دستور۔ دائرہ اختیارات اور فرائض کا علم نہ ہو۔ کمیٹی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلم لیگ نے ۱۸ ستمبر ۱۹۳۹ء کے شائع کردہ بیان میں جو نکات بیان کئے ہیں۔ ان کی پوری وضاحت کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وائسرائے کے اعلان کے متعلق کانگرس کی قرارداد

واردھا سے ۲۳ اکتوبر کی خبر ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے وائسرائے ہند کے اعلان پر ایک ریزولیوشن پاس کیا جس کا ملخص یہ ہے کہ جنگی مقصد کے بارہ میں وائسرائے کا اعلان بالکل غیر تسلی بخش ہے۔ اور آزادی خواہ ہندوستانیوں کو اس سے سخت بیزاری ہے۔ اس اعلان میں محض ملوکیت پسندانہ پالیسی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور ہندوستان کے مختلف طبقات اور پارٹیوں کے مابین اختلافات کے پردہ میں برطانوی عزائم کو چھپانے کی کوشش کی گئی ہے کانگرس ہمیشہ اقلیتوں کے حقوق کی محافظ رہی ہے۔ اور صرف اپنے لئے نہیں۔ بلکہ تمام ملک اور سب اقوام کے لئے آزادی چاہتی ہے۔ وائسرائے کے اس افسوسناک بیان کی موجودگی میں افسوس ہے کہ کانگرس جنگ میں برطانیہ کو کوئی امداد نہیں دے سکتی۔ کیونکہ اس کے معنے یہ ہونگے کہ امپیریلزم کو مضبوط کیا جائے۔ کانگرس کی پالیسی ملک سے ملوکیت پسندی کا خاتمہ کرنا ہے اور اس سلسلہ میں بطور ابتدائی قدم ورکنگ کمیٹی تمام کانگرسی وزارتوں کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ اپنے استعفے داخل کر دیں۔ اس کے علاوہ ورکنگ کمیٹی ملک کی تمام جماعتوں اور قوموں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اندرونی جھگڑوں کو ختم کر دیں۔ اور آزادی کی جدوجہد کے لئے متحد ہو جائیں تمام کانگرس کمیٹیاں ہر قسم کے حالات کے مقابلہ کے لئے تیار رہیں۔ ڈسپلن کو پوری طرح قائم رکھیں۔ اور کوئی ایسی بات نہ کریں۔ جو ہندوستان کے وقار اور کانگرس کے اصول کے منافی ہو نیز سول نافرمانی سیاسی ہڑتالوں اور اس قسم کی دیگر تحریکوں سے بالکل اجتناب کریں۔ ورکنگ کمیٹی اس ملک میں برطانوی حکومت کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھے گی۔ اور مناسب وقت آنے پر دوسرا قدم اٹھائیگی۔ کانگرس کمیٹیاں اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ اگر ستیہ گرہ کی تحریک جاری کرنی پڑی تو اس میں تشدد کا شائبہ بالکل نہ ہو۔ اس کے علاوہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سپیکر ڈپٹی سپیکر اور ارکان اسمبلی مستعفی نہ ہوں۔ بلکہ اپنے عہدوں پر قائم رہیں۔ صرف وزراء اور ان کے پارلیمنٹری سیکرٹری مستعفی ہوں یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وزارتیں مستعفی ہونے سے قبل وائسرائے کے اعلان کے خلاف اظہار ناپسندیدگی کی قرارداد پاس کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ اکثر وزارتیں ۳۱ اکتوبر تک مستعفی ہو جائینگی اور بعض کے اجلاس چونکہ نومبر کے آغاز میں منعقد ہونگے اسلئے وہ کچھ دیر بعد مستعفی ہو جائینگی پارلیمنٹری

کارآمد بیکاروں کی ضرورت

میک ورکس قادیان میں اس وقت پانچ ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جن کی عمر ۱۷ سال ہو۔ طبیعت میں کام کرنے کا شوق اور استقلال ہو۔ دستکاری کی طرف میلان ہو۔ قادیان کی رہائش کو پسند کرتے ہوں۔ کام خواہ سیکھا ہوا ہو یا کچھ نہ آتا ہو۔ ہم اپنی ضرورت کے مطابق خود کام سکھا دیتے ہیں جن کو کام نہ آتا ہو مگر مندرجہ بالا اوصاف کے حامل ہوں ان کو بطور وظیفہ پانچ روپے ماہانہ تک دیا جا سکتا ہے تفصیلات بذریعہ خط و کتابت معلوم کیجئے۔

محمد اسماعیل صدیقی مینجر میک ورکس قادیان

کانگرسی وزارتوں کے استعفیٰ کے بعد

کانگرس ورکنگ کمیٹی کی طرف سے وزارتوں کو مستعفی ہونے کا جو حکم دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اہم خبر یہ بھی ہے۔ کہ مسٹر جناح کوشش کر رہے ہیں۔ کہ غیر کانگرسی عناصر کو متحد کر کے ایک اینٹی کانگرس بلاک قائم کیا جائے۔ اور اس سلسلہ میں نیز وہ برہمنوں اور اچھوتوں سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ اور کوشش کریں گے۔ کہ ایک ایسا محاذ قائم کر دیا جائے۔ کہ کانگرس پھر کبھی برسر اقتدار آ ہی نہ سکے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ کانگرسی لیڈروں کے ساتھ مسلم لیگ کے بعض لیڈر جو گفت و شنید کر رہے تھے۔ وہ اب جاری نہیں رہ سکے گی۔ آسام اور صوبہ سرحد میں کانگرسی وزارتوں کو بہت معمولی سی اکثریت حاصل ہے۔ اس لئے ان صوبوں میں تو عین ممکن ہے۔ کہ گورنر اپوزیشن پارٹیوں کو وزارت قائم کرنے کی دعوت دیں۔ لیکن دوسرے صوبوں میں کانگرس پارٹی کی چونکہ اسمبلی میں زبردست اکثریت ہوگی۔ اس لئے کوئی اپوزیشن کامیابی کے ساتھ حکومت نہیں کر سکے گی۔ اور اس لئے انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کا استعمال لازمی ہو جائے گا۔ یعنی ایک اعلان کے ذریعہ گورنر تمام کے تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔ اس صورت میں مسلم لیگی ممبر بطور مشیر گورنروں کے ساتھ کام کریں گے۔ اس سوال پر بھی مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے غور کیا اور فیصلہ کیا۔ کہ اگر کوئی ایسا موقعہ پیدا ہوا تو مسٹر جناح مناسب کارروائی کرنے کے مختار ہوں گے۔

چونکہ مسلمانوں کے تعاون کے بغیر کانگرس کا کوئی قدم بھی خاطر خواہ کامیابی پر منتج نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ بھی خیال ہے۔ کہ باہمی اختلافات دور کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ چنانچہ یہ خبر بھی مشہور ہو رہی ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو اس ہفتہ مسٹر جناح سے ملنے کے لئے دہلی آ رہے ہیں۔

اہم غیر ملکی واقعات

ترکی کا اتحادیوں سے معاہدہ اور جرمنی

لنڈن سے ۲۳۔ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ اتحادیوں کے ساتھ ترکی کے معاہدہ نے برلن میں ایک ہیجان بپا کر دیا ہے۔ اور وہاں سیاسی سرگرمیاں شروع ہیں۔ ہٹلر نے ماسکو و روما کے جرمن سفیر کو مشورہ کے لئے طلب کیا ہے۔ جرمن سفیر متعینہ انقرہ گذشتہ شب برلن پہنچ گیا۔ اور اس نے ہٹلر کے ساتھ کئی گھنٹہ ملاقات کی۔ اس کے علاوہ وہ وزارت خارجہ کے ارکان سے بھی ملا۔ جرمنی کی طرف سے اس معاہدہ کے سلسلہ میں ایک بیان جاری کیا گیا ہے۔ جو اس امر کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ اس سے کس قدر خفا ہے۔ کہا گیا ہے۔ کہ اگر ترکی اس قدر اندھا تھا۔ کہ اس نے پولینڈ کی سی راہ اختیار کرنے میں تامل نہیں کیا۔ اور آنکھیں بند کر کے اتحادی گروپ میں جا شامل ہوا ہے۔ تو اب اسے اپنے اس فعل کے نتائج بھگتنے کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے۔ گو روس میں اس معاہدہ کی وجہ سے اتنی بے چینی تو پیدا نہیں ہوئی۔ تاہم وہاں بھی اسے پسند نہیں کیا گیا۔ ایک لیڈنگ روسی اخبار نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ برطانیہ و فرانس کی یہ ایک چال تھی۔ جس کا منشاء روس و جرمنی میں پھوٹ ڈالنا تھا۔ مگر اس میں اسے کامیابی نہیں ہو سکتی۔ روس کی دور اندیشی اور مستحکم پوزیشن نے ان کو بالکل ناکام کر دیا ہے۔ اور اس معاہدہ کی وجہ سے روس کے مفاد پر براہ راست کوئی زد نہیں پڑتی۔ اور اس لئے جو کچھ ہوا ہے۔ روس کو اس پر متاسف ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

لنڈن کے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے لکھا ہے۔ کہ اتحادیوں کے ساتھ ترکی کے معاہدہ کے متعلق یہ قیاس عام طور پر کیا جا رہا ہے۔ کہ اس سے مشرق قریب اور مشرق وسطی کے ممالک متحدہ طور پر اتحادیوں کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ اور ترک و عرب اس بارہ میں متفق ہو چکے ہیں۔ کہ انہیں آئندہ کیا کرنا چاہئے۔

سلطان ابن سعود اور جرمنی

قاہرہ سے ۲۳۔ اکتوبر کی ایک خبر ہے۔ کہ حکومت مصر۔ حکومت سعودیہ اور حکومت یمن کے ساتھ ایک ایسے معاہدہ کے لئے خط و کتابت کر رہی ہے۔ جس کی رو سے ہنگامی حالات کے وقت بحیرہ قلزم کے عربی ساحل کی حفاظت کی جا سکے۔ موجودہ جنگ کے سلسلہ میں سلطان ابن سعود نے ابھی تک اپنی پالیسی کا اعلان نہیں کیا۔ لیکن توقع کی جا رہی ہے۔ کہ وہ عنقریب جدہ کے جرمن سفیر کو واپسی کا پاسپورٹ دے کر روانہ کر دیں گے۔ حدود حجاز میں ایک مقام پر حال میں پٹرول کی دریافت ہوئی ہے۔ ایک جرمن فرم نے ٹھیکہ کی کوشش کی تھی۔ مگر سلطان ابن سعود نے انکار کر دیا۔ اور ٹھیکہ ایک امریکن کمپنی کو دیا۔ ابتداء میں سلطان موصوف کے نمائندہ نے برلن میں ہٹلر سے ملاقات کی تھی۔ جسے اس وقت باہم مودت کے معاہدہ کا پیش خیمہ تصور کیا گیا تھا۔ لیکن بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ محض ایک رسمی ملاقات تھی۔

جرمنی مشرق میں اپنے اثر و رسوخ میں اضافہ کی زبردست خواہش رکھتا ہے۔ اور روس کے ساتھ معاہدہ اس مقصد کی تکمیل میں ممد ہو سکتا تھا۔ لیکن ترکی کے ساتھ روسی معاہدہ کی ناکامی اور پھر دیگر اسلامی سلطنتوں کی طرف سے اتحادیوں کی طرفداری نے اس پر واضح کر دیا ہے۔ کہ اس کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔

برطانوی وزیر جنگ کی تقریر

لنڈن سے ۲۲۔ اکتوبر کو مسٹر ہور بلیشا وزیر جنگ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت جو حالات ہیں۔ ان میں جرمنی کے لئے صرف تین رستے کھلے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ بحری۔ بری۔ یا ہوائی حملہ کرے۔ دوسرا یہ کہ وہ اس انتظار میں خاموش رہے۔ کہ ہم پہل کر کے اس پر حملہ کر دیں۔ اور تیسرا یہ کہ ہمارے ساتھ صلح کی گفت و شنید کی کوشش کرے۔ لیکن گذشتہ تجربہ سے یہ امر واضح ہے۔ کہ اس کا حملہ کرنا بے فائدہ ثابت ہوگا۔ گو پولینڈ کا کوئی دفاعی خط میگنٹ لائن جیسا نہ تھا تو پھر بھی جرمنی کو وہاں یک دم ہلہ بول دینے اور گھمسان کی لڑائی لڑنے کے نتیجہ میں جو نقصان اٹھانا پڑا۔ وہ بہت شدید ہے۔ اور اگر مغربی محاذ پر ایسا کیا گیا۔ تو یہاں اس کے نقصانات بہت ہی زیادہ ہوں گے۔ اور اتحادیوں کو اس سے بھی قابل ذکر نقصان نہیں پہنچ سکے گا۔ باقی رہا صلح کی کوشش کا سوال۔ سو جب تک سابقہ معاہدوں کی توڑی ہوئی شرائط کا ازالہ نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک ہم لڑائی بند نہیں کر سکتے۔ ہم اس جنگ کو روکنے کے لئے اب اسی وقت تیار ہوں گے جب اس امر کی گارنٹی دے دی جائے گی۔ کہ دنیا میں آئندہ پر امن طریق پر حکومت ہوگی۔ جب تک اس قسم کی گارنٹی نہیں دلائی جاتی۔ اور ہم نے جس مقصد کیلئے لڑائی میں شرکت کی ہے۔ اس کا پوری طرح تحفظ نہیں ہوتا۔ ہم صلح کی کسی ترغیب پر کان نہیں دھر سکتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah